بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرح نخبۃ الفکر

مقدمہ۔

(1) اصول حدیث پر سب سے پہلی کتاب (المحدث الفاصل) قاضی ابو محمد رامہرمزی نے تحریر فرمائی۔ آپ تمام اصطلاحات کو جمع نہ کر سکے

(2) دوسری کتاب امام حاکم ابو عبد اللہ نیشاپوری نے لکھی مگر وہ مہذب و مرتب نہ تھی

(3) ابو نعیم اصفہانی امام حاکم کی کتاب پر استخراج کا کام کیا۔

(4) خطیب ابو بکر بغدادی نے قوانین روایت پر (الکفایہ) اور آداب روایات پر (الجامع لآداب الشیخ والسامع) لکھی۔

(5) قاضی عیاض مالکی نے (الالماع) لکھی۔

(6) ابو حفص نے رسالہ (ما لا یسع المحدث جہلہ) لکھا

(7) حافظ تقی الدین ابو عمر عثمان ابن الصلاح نے (مقدمہ ابن الصلاح) لکھا

وجہ تالیف متن

(8) ابن حجر سے بعض احباب نے مقدمہ ابن الصلاح کی تلخیص کا کہا تو آپ نے چند صفحات پر تلخیص کی اس کا نام رکھا (نخبۃ الفکر فی مصطلح اہل الاثر)

وجہ تالیف شرح

(9) پھر دوستوں نے کہا نخبۃ الفکر کی مشکل ابحاث کے حل کے لیے شرح لکھ دیں تو خود حافظ نے شرح لکھی (نزہۃ النظر) جو آپکے سامنے ہے۔

★ الحمد للہ میں نے صرف 20 صفحات میں 90 فی صد تک کتاب کو حل کرنے کی کوشش کی ہے۔ میں نے متن اور شرح کو حل کرنے کی کوشش کی ہے۔
اسکو پڑھ کر ان شاء اللہ طالب علم آسانی سے 100 نمبر لے سکتا ہے۔
اگر کسی غلطی سے مطلع ہوں تو مجھے اطلاع دیکر شکریہ کا موقع دیں
اور اگر اپنے لیے مفید پائیں تو فقیر کے لیے خاتمہ بالایمان کی دعا ضرور فرمائیں

فاروق رضا قادری
درجہ سابعہ پاکپتن شریف
0302 6936015 WhatsApp

مورخہ 22 جمادی الاخری 1444 اتوار

(شرح نخبۃ الفکر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

متن (الخبر ان یکون لہ طرق بلا حصر عدد معین ھو المتواتر)

1 خبر و حدیث میں فرق۔

۱ دونوں ہم معنی ہیں، ۲ حدیث حضور علیہ السلام کیساتھ خاص ہے جبکہ خبر حضور کے علاوہ سے ہوتی ہے وہ خبر ہے۔ اسی وجہ مشغول حدیث والے کو محدث اور تاریخ والے کو اخباری کہتے ہیں ۳ دونوں کے درمیان عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے یعنی ہر حدیث خبر ہے مگر ہر خبر حدیث نہیں۔

* مصنف نے لفظ خبر اس وجہ سے استعمال کیا تاکہ زیادہ شامل ہو جائے۔

2 ~~حکم~~ اقسام خبر۔

ہم تک پہنچنے کے اعتبار سے خبر کی 4 اقسام ہیں۔

۱ متواتر ۲ مشہور ۳ عزیز ۴ غریب۔

3 سند و متن؟۔

۱ (حکایۃ طرق المتن) متن حدیث کے طریق کو بیان کرنے کا نام سند ہے۔

۲ (غایۃ ما ینتہی الیہ الاسناد) جہاں سند کی انتہاء ہو وہ متن ہے۔

4 متواتر میں تعداد کو معین کرنا؟۔

اصح قول کے مطابق خبر متواتر میں عدد معین نہیں مگر بعض حضرات نے معین کیے بھی ہیں مثلاً، چار، پانچ، سات، دس، بارہ، چالیس، ستر ہے۔ ان میں سے ہر قائل کے پاس دلیل موجود ہے۔ اصح قول یہ ہے ان کے جو ثابت ہیں۔ عدد معین نہیں اور جو معین کیے گئے۔ انکے قائلین نے جس جس واقعہ کیطرف دلیل کی ہے کہ عدد معین کیا ہے۔ اسی واقعہ کے زمانہ میں تعین کا فائدہ ہوگا بعد میں نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے یہ متعین عدد اسی واقعہ کیساتھ خاص ہو۔

5 متواتر جو ایسے کثیر طرق سے روایت ہو انکے رجال کا جھوٹ پر جمع ہونا محال ہو اور ابتداء سے انتہاء تک کثرت باقی رہے۔

Scanned with CamScanner

6 شرائط متواتر - چار شرائط ہیں -

i ایسا عدد کثیر روایت کرے جسکا عادۃً جھوٹ پر متفق ہونا محال ہو -

ii کثرت ابتداء سے انتہاء تک باقی رہے -

iii اعتماد حسی ہو عقلی نہ ہو iv سامع کو علم یقینی کا فائدہ حاصل ہو

متن: وهو المتواتر المفيد للعلم اليقيني بشروطه -

1 حکم متواتر - متواتر علم یقینی کا فائدہ دیتی ہے علم نظری خارج ہو گیا -

ج کیا ہر وقت یقینی کا فائدہ دیگی؟ - جب کوئی مانع پایا جائے گا تو بعض اوقات متواتر علم یقینی کا فائدہ نہیں دیگی اس وقت یہ متواتر نہیں مشہور ہو گی اس وجہ سے ہر مشہور متواتر ہے مگر اسکا عکس نہیں -

3 یقین کیا ہے؟

1 وہ اعتقاد جو جازم ہو اور واقع کے مطابق ہو. علم یقینی ہے -

2 اور جسکی طرف آدمی مجبور کیا گیا ہو اسکا دور کرنا ناممکن ہو وہ علم ضروری ہے

4 عند البعض حکم متواتر -

(حسن بصری) بعض نے کہا خبر متواتر علم نظری کا فائدہ دیتی ہے = یہ قول درست نہیں کیونکہ خبر متواتر کے ذریعے اس بندے کو بھی علم حاصل ہو جاتا ہے جسکے پاس صلاحیت نظر و فکر نہیں ہوتی اگر اس سے علم نظری حاصل ہو تو عام آدمی کو حاصل نہیں ہونا چاہیے تھی -

5 نظری و ضروری کے درمیان فرق؟ (2 فرق ہیں)

1 ضروری ہر سامع کو حاصل ہو جاتا ہے. نظری صلاحیت نظر و فکر والے کو

2 ضروری بلا استدلال حاصل ہوتا ہے جبکہ نظری استدلال کیساتھ

6 متواتر کی شرائط متن میں کیوں ذکر نہیں؟ -

متواتر کی تفصیل و کیفیت پیدا ہو حاصل کرنا علم اصول حدیث سے نہیں علم اس صرف صحت و ضعف کی بحث ہوتی ہے -

7 **فائدہ۔** متواتر کا وجود خارجی ہے یا نہیں؟

1۔ ابن صلاح جو مذکورہ شرائط کی تفصیل سے تواتر کا پایا جانا مشکل ہے مثال ایک حدیث متواتر ہے۔ (من کذب علی متعمدا فلیتبوأ ...) اسی طرح بعض نے کہا ہے کہ متواتر کا اصلاً وجود نہیں ہے

2 جواب = ابن حجر فرماتے ہیں متواتر کے عدم وجود کا قول درست نہیں کیونکہ وہ اہل علم کی وہ کتب جو مشرق و مغرب میں موجود ہیں وہ کتب اپنے مصنفین کی طرف منسوب ہونے کی صلاحیت میں قطعی ہیں جب یہ کتب کسی حدیث کو لانے میں متفق ہو جاتی ہیں اور اس حدیث کے طرق اتنے کثیر ہو جاتے ہیں کہ عادۃً اتفاق کذب محال ہو جائے۔ وہ علم یقینی کا فائدہ دیگی۔ ایسی احادیث کتب مشہورہ میں بہت ہیں۔

(متواتر بحث ختم)

متن **(والثانی مشہور) وھو المستفیض**

1 تعریف۔ جسکے دو سے زائد طرق ہوں وہ مشہور ہے۔

2 وجہ۔ عند المحدثین کے نزدیک زیادہ واضح اور معروف ہوتی ہے۔ اسی سے مشہور کہا جاتا ہے اور زیادہ پھیل جانے کی وجہ سے مستفیض کہا جاتا ہے (فاض الماء یفیض فیضا)

3 فرق (مشہور بین مستفیض)

1 مترادف ہیں 2 مستفیض کے راوی ابتدا سے انتہاء تک برابر ہوتے ہیں بلکہ مشہور میں ایسا نہیں ہوتا 3 ایک اور فرق بیان کیا گیا ہے مگر وہ اس فن کی بحث سے نہیں

4 اطلاق مشہور۔

مشہور کا اطلاق 2 چیزوں پر ہوتا ہے 1 ایک جو بیان تعریف ہوا اور 2 دوسرا جو لوگوں کی زبانوں پر مشہور ہو جائے۔ چاہے ایک ہی طرق ہو۔

متن **(والثالث العزیز)**

1 تعریف و وجہ۔ 2 سے کم 2 سے کم سے روایت نہ کریں وہ عزیز ہے۔

وجہ عز (قلیل الوجود) ہونے یا دوسرے طرق سے مضبوط ہونے کی وجہ سے عزیز کہتے ہیں

Scanned with CamScanner

متن (ولیس شرطا للصحیح خلافا لمن زعمہ) (اصح قول یہ ہے یہ شرط درست نہیں)

۱ ۱۔ ابو علی جبائی معتزلی نے گمان کیا ہے کہ حدیث صحیح کے لیے کم از کم عزیز ہونا شرط ہے

۲۔ اسی طرح ابو عبداللہ حاکم نے بھی علوم حدیث میں اسی کی طرف اشارہ کیا ہے کہ صحیح وہ ہے جس کو ایسا مشہور و معروف صحابی روایت کرے جو مجہول نہ ہو پھر راوی جو مجہول اور یہ کہ جیسے شہادۃ علی الشہادۃ کی طرح پہنچے

۳۔ قاضی ابن العربی نے بھی دعویٰ کیا ہے کہ حدیث صحیح کا عزیز ہونا بخاری کی شرط ہے۔

۲ رد۔ قاضی ابن العربی نے جو بات کہی وہ درست نہیں کیونکہ بخاری شریف کی پہلی حدیث (انما الاعمال بالنیات) غریب ہے۔ لہٰذا ان کا دعویٰ درست نہیں

۳ ابن العربی نے جواب دیا۔ کہ حضرت عمر نے منبر پر یہ حدیث ذکر کی صحابہ نے اس کا انکار نہیں کیا۔ لہٰذا یہ غریب نہیں۔

رد۔ ۱۔ صحابہ کرام کی خاموشی سے یہ بات لازم نہیں آتی کہ صحابہ اس حدیث کو جانتے پہچانتے ہوں ۲۔ اگر تسلیم بھی کر لیا جائے تو حضرت عمر کے بعد والا غریب ہے۔ علقمہ، محمد بن ابراہیم، یحییٰ بن سعید تینوں منفرد ہیں لہٰذا یہ غریب ہے لہٰذا ان حضرات کا دعویٰ درست نہیں ورنہ بخاری کی احادیث بھی صحیح نہیں ہونگی۔

۴ ابن حبان کا دعویٰ۔ کہ دو کی دو سے آخر تک روایت کا اصلاً وجود نہیں۔

رد۔ ان کے دعویٰ کی دو معنی ہو سکتے ہیں پہلا معنی تسلیم کیا جا سکتا ہے دوسرا نہیں۔ ۱۔ صرف دو بندے شخص ہی سے روایت کرینگے زیادہ بھی نہ ہوں یہ تسلیم کیا جا سکتا ہے۔

۲۔ کسی طبقہ میں ۲ سے زائد ہو جائیں تو درست نہیں یہ تو ختم کرنے والا ہوگا۔

۵ مثال عزیز۔ (لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین)

سند۔ انس و ابو ہریرہ سے قتادہ و عبدالعزیز نے روایت کی پھر قتادہ سے شعبہ و سعید نے اور عبدالعزیز سے اسماعیل و عبدالوارث نے پھر ان سے ایک جماعت نے روایت کیا۔

Scanned with CamScanner

متن (والرابع الغریب)

۱) وہ خبر واحد جو کسی بھی جگہ سے ایک شخص کی روایت میں منفرد ہو گی۔

۲) اقسام یا مطلق یا نسبی

۱) اصل سند میں غرابت ہو تابعی منفرد ہو جائے صحابی سے لینے میں

۲) اصل سند میں غرابت نہ ہو بلکہ سند کے درمیان سے غرابت پائی جائے۔

متن (وکلھا سوی الاول احاد . وفیھا مقبول . وفیھا المردود)

۱) یعنی - متواتر کے علاوہ تینوں اقسام کا اطلاق خبر احاد پر ہوتا ہے۔

لغوی - خبر واحد وہ ہے جسکو ایک شخص روایت کرنے والا ہو۔

اصطلاحاً - جس میں متواتر کی شرائط نہ ہوں وہ خبر واحد ہے۔

۲) پھر خبر واحد کی 2 اقسام ہیں۔ مقبول و مردود۔

3) تعریفات - مقبول :- ایسی خبر من حیث عدالت و ضبط صفات قبولیت پائی جائیں اور مخبر کا صدق راجح ہو پایا جائے - عند الجمہور یہ واجب العمل ہے۔

رد - ایسی خبر من حیث عدالت و ضبط کے صفات رد پائی جائیں اور مخبر کا کذب راجح ہو۔

۴) وجوہ تقسیم :- خبر احاد کے لیے اصل صفت قبول پائی جائے گی یا صفت رد پائی جائے گی یا دونوں نہیں پائی جائیں گی ۱۔ پہلی کو قبول کرینگے مخبر کی سچائی پر ظن غالب کرتے ہوئے ۲۔ دوسری مخبر کا کذب کے ثبوت کی وجہ سے ظن غالب کرتے ہوئے مردود ہے۔ ۳۔ تیسری صورت میں اگر کسی ایک (مقبول و مردود) کا قرینہ ہو گا تو اسکے ساتھ ملا دیں گے ورنہ توقف کرینگے - توقف کرنے کی وجہ سے ترک عمل میں یہ صورت مردود کے مشابہ ہو گی۔

متن / حکم احاد

وقد یقع فیها ما یفید العلم النظری بالقرائن علی المختار۔

۱) یعنی خبر احاد جب قرائن کیساتھ ملی ہو گی تو علم نظری کا فائدہ دیگی مختار مذہب یہی ہے - اور یہ علم یقینی ہو گا۔ بعض نے اس حکم کا انکار کیا ہے مگر یہ اختلاف محض لفظی ہے۔

Scanned with CamScanner

س2 اقسام محتف بالقرائن: 1 شیخین کی غیر متواتر 2 وہ خبر مشہور جسکے کئی طرق متباین ہوں 3 مسلسل بالحفاظ۔ پہلی قسم کی وجہ یہ ہے کہ کیونکہ شیخین مخلصت وطالت میں بڑے ہیں صحیح احادیث کا انہوں نے اہتمام کیا ہے اور علماء نے انکی کتب کو تلقی بالقبول سے نوازا ہے۔

س3 محتف بالقرائن سے کس کو علم ہوگا؟ 1 عالم حدیث 2 فن حدیث میں ماہر، سر حالات رواۃ سے باخبر، علل سے واقف۔ مختصراً ان چار صفات والے آدمی کو علم حاصل ہوگا محتف بالقرائن کا۔

متن (ثم الغرابة اما ان تكون في اصل السند او لا فالاول فرد مطلق والثاني نسبي)

س1 یعنی غرابت اصل سند میں ہوگی تو فرد مطلق ورنہ نسبی ہوگی۔

س2 امثلہ: 1 بیع الولاء اور ہبۃ الولاء سے منع کرنے والی حدیث اصل میں ابن عمر سے عبداللہ بن دینار متفرد ہے 2 اسکی بہت ساری امثلہ موجود ہیں۔

س3 فرد اور غرابت کا استعمال: 1 لغوی اعتبار سے مترادف ہیں 2 اہل اصطلاح نے کثرت وقلت استعمال کی وجہ سے فرق بیان کیا کہ اکثر فرد کا اطلاق فرد مطلق پر ہوتا ہے جبکہ غریب کا اطلاق نسبی پر 3 جیسے ان دونوں کا اطلاق ہے ایسے ہی مرسل و منقطع کا بھی ہے۔

متن صحیح لذاتہ (وخبر الآحاد بنقل عدل تام الضبط متصل السند غير معلل ولا شاذ هو الصحيح)

س1 خبر مقبول کی چار اقسام ہیں۔ صحیح لذاتہ کو اعلیٰ درجہ کی وجہ سے مقدم کیا۔ وجہ حصر: خبر آحاد میں قبولیت کی صفات اعلیٰ درجہ کی ہوں صحیح لذاتہ، صفات اعلیٰ نہ ہوں مگر تلافی کثرت طرق سے ہو جائے صحیح لغیرہ، اگر تلافی نہ ہو تو حسن لذاتہ اور جس پر توقف ہو اور قرینہ قبولیت پایا جائے حسن لغیرہ۔

س2 عدل۔ اس میں ملکہ راسخہ ہو جو تقوی و مروۃ کے دوام پر ابھارتا ہو۔ تقوی سے مراد ہے شرک بدعت فسق جیسے افعال سیئہ سے بچنا۔

س3 ضبط: 1 ضبط فی الصدر۔ سن کر سینے میں ایسے محفوظ کر لینا جب بھی اسکو ادا کرنے کا ارادہ کرے تو درست ادا کرے 2 فی الکتاب سن کر اپنی کتاب میں لکھ لو اسکی تصحیح بھی کرے جب ادا کرنے

4۔ متصل ۔ جس کی سند سقوط راوی سے محفوظ ہو۔ اس طرح کہ ہر راوی نے اپنے شیخ سے سنا ہو

5۔ معلل ۔ لغۃً جس میں کوئی علت ہو اصطلاحاً ۔ جس میں کوئی مخفی علت ہو جو سند میں ضعف لاتی ہو ۔

6۔ شاذ ۔ لغۃً فرد کو کہتے ہیں اصطلاحاً ۔ راوی اپنے سے اوثق کی مخالفت کرے

7۔ فوائد قیودات ۔ خبر احاد جنس ہے باقی فصول ہیں ۔ آخری فصل جیسے لا ذاتہ ہے جس سے غیرہ سے احتراز ہو گیا ۔

ش (وتتفاوت رتبہ بسبب تفاوت ھذہ الاوصاف)

1۔ صحیح کے مراتب مختلف ہیں کیونکہ تصحیح کا تقاضہ کرنے والے اوصاف و صفات میں تفاوت ہوتا ہے ۔ انہی اوصاف مختلف کی وجہ سے اعتبار میں ظن غالب پیدا ہوتا ہے لہذا جس راوی کی روایت کردہ حدیث کی سند میں اوصاف مقتضیہ اقوی و اعلی ہونگے انکی سند بھی بقیہ سے اعلی ہو گی

2۔ اصح الاسانید ۔ یعنی سب سے اعلی درجہ کی سند

امثلہ (زھری عن سالم بن عبداللہ بن عمر عن ابیہ)

(محمد بن سیرین عن عبیدۃ بن عمرو عن علی)

(ابراھیم نخعی عن علقمہ عن ابن مسعود)

ii۔ متوسط درجہ کی سند

(برید بن عبداللہ بن ابی بردہ عن ابیہ عن جدہ)

(حماد بن سلمۃ عن ثابت عن انس)

iii۔ درجہ ادنی (سھیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابوھریرہ)

(علاء بن عبدالرحمان عن ابیہ عن ابوھریرہ)

3۔ (وجوہ رتبہ کی توجیہ) مذکورہ تینوں کے لیے صحیح کا رتبہ ہے کیونکہ ان میں عدل و ضبط موجود ہے ۔ لیکن اوصاف کے مختلف ہونے کی وجہ سے اعلی متوسط پر اور متوسط ادنی پر مقدم ہو گا

Scanned with CamScanner

4 س: اصح الاسانید کا قول بعض کا تھا، جمہور کہتے ہیں مطلق کسی پر بھی اصح الاسانید کا اطلاق نہیں کر سکتے کیونکہ مطلق کرینگے تو مطلب ہوگا اس سند کے تمام راوی اوصاف اعلیٰ میں برابر ہیں جبکہ ایسا نہیں ہوتا۔ لہٰذا اصح الاسانید مطلقاً درست نہیں ہاں اسی سند کو ارجح کہیں گے۔

جیسے کہ وہ حدیث ارجح ہوگی جس پر شیخین نے اتفاق کیا ہوگا اس سے جس پر اتفاق نہیں کیا ہوگا۔ ایسے ہی بخاری کی احادیث راجح ہونگی مسلم سے۔

5 س: عند الجمہور بخاری شریف مسلم شریف سے اصح ہے۔ ۲ حاکم ابو علی نیشاپوری کا قول ہے آسمان کے نیچے مسلم سے اصح کتاب نہیں ۳ ابن حجر نے اسکا جواب دیا اس قول میں یہ صراحت نہیں کہ مسلم بخاری سے بھی اصح ہے مسلم کی بڑائی کو بیان کیا گیا ہے اسم تفضیل کیا تو اس میں یہ بات ہے کہ اس سے کوئی اعلیٰ نہیں مگر مساوی کی نفی نہیں۔ مسلم میں بخاری سے ترتیب و وضع اچھی ہے یہ بھی مراد ہو سکتا ہے مگر وہ صفات جن پر صحت کا دارومدار ہے وہ بخاری میں مسلم سے اتم واقوی ہیں۔

6 س: بخاری اقوی کیسے؟ (من حیث الاتصال) کے ہے امام بخاری نے یہ شرط لگائی کہ دونوں راویوں کی ملاقات ثابت ہو مگر امام مسلم نے محض ہم عصر ہونا کافی سمجھا۔ اسی طرح عدل و ضبط و شاذ ہونے نا ہونے میں امام بخاری مسلم سے اعلیٰ ہیں۔

متن **(ومن ثمّ قدّم صحیح البخاری ثم المسلم ثم شرطهما)**

1 س (سات مراتب ارجح حدیث) ۱: جس پر شیخین متفق ہوں یعنی دونوں نے حدیث ذکر کی ہو ۲: روایت بخاری کیونکہ انکی شرائط دیگر تمام سے اقوی ہیں ۳: ثم روایت مسلم دونوں کی شرائط قریبا ایک ہیں اور علماء نے ان کی کتاب کو تلقی بالقبول ہے۔ ۴: جس میں شیخین کی شرائط ہوں ۵: جو بخاری کی شرط پر ہوں ۶: جو مسلم کی شرط پر ہوں ۷: علاوہ شیخین کی شرائط نہ پائی جاتی ہوں نہ انفرادا مثلاً صحیح حاکم، ابن حبان، ابن خزیمہ

2 س: اور کبھی مذکورہ درجات میں جو ادنیٰ ہوگی وہ اعلیٰ بھی ہو جاتی ہے مختلف قرائن کے لحاظ سے جیسے مسلم کی مشہور حدیث جو ان سے ملے گی تو بخاری سے اعلیٰ ہوگا ا ۵

متن (فان خف الضبط فهو الحسن لذاته) (وبكثرة طرقه يصحح)

1. حسن لذاتہ کی تعریف وحکم = راوی کا ضبط کم ہو جائے باقی صحیح لذاتہ کی تمام شرائط موجود ہوں وہ حسن لذاتہ ہو جائے گی۔ یہ اگرچہ قوۃ میں صحیح لذاتہ سے کم ہے مگر استدلال میں اسکے مساوی ہو گی۔

2. صحیح لغیرہ تعریف وجہ تسمیہ = حسن لذاتہ میں جو ضبط کی کمی واقع ہوئی تھی اسکو اسکو تعدد طرق سے پورا کر دیا جائے صحیح لغیرہ ہو جاتی ہے۔ اسکی اپنی نفس سند میں قوۃ نہیں بلکہ غیر کی وجہ سے قوۃ آئی ہے اس وجہ سے لغیرہ ہو گی

متن (فان جمعا فللتردد الحاصل في الناقل حيث التفرد وباعتبار اسنادين)

1. قول الترمذی (هذا حديث حسن صحيح)؟ - اس میں 2 احتمال ہیں

i. اگر ایک سے زائد طرق ہیں تو قول واضح ہے کہ ایک طرق سے صحیح اور ایک سے حسن ہے۔

ii. اگر سند ایک ہے پھر حسن صحیح کیوں کہا۔ جواب ہو گا۔ کہ آئمہ کو اس حدیث کے ناقل کے بارے تردد ہے کہ ضبط تام ہے یا نہیں جو اس بات کا تقاضا کرتا ہے۔ کہ محدث اس ناقل کو دونوں وصفوں میں سے کسی ایک سے کامل نہ کرے اسی وجہ وہ کہتا ہے (هذا حديث حسن صحيح) کہ میرے نزدیک ضبط تام ہے۔ اور بعض کے نزدیک ضبط تام نہیں ہوتا انکے نزدیک صحیح ہو گی۔

2. اعتراض علی الترمذی = امام ترمذی نے اپنی سنن میں کہا حسن جسکے کہ ایک سے زائد طرق ہوں غریب جسکا ایک طرق ہو۔ اور خود کسی حدیث کے بارے کہتے ہیں (هذا حديث حسن غريب) جبکہ خود ہی انکی تعریف میں متقابرت ہے؟ اور خود دونوں کو جمع کر رہے ہیں۔

جواب = امام ترمذی نے مطلق حسن کی تعریف نہیں کی بلکہ حسن سے خاص قسم کا حسن مراد لیتے ہیں۔ لغیرہ کی دوسری سند کے بلکہ انکی سند میں حسن ہے۔

3. امام ترمذی کی مختلف الفاظ اصطلاح۔ (هذا حديث حسن) (هذا حديث غريب) (هذا حديث حسن صحيح) (هذا حديث حسن غريب) (هذا حديث صحيح غريب) (هذا حديث حسن صحيح غريب) ان تمام اصطلاحات سے امام ترمذی اپنی خاص اصطلاح مراد لیتے ہیں۔ جبکہ جمہور استعمال نہیں کرتے۔

Scanned with CamScanner

س 4 ترمذی کے حسن سے مراد: امام ترمذی جہاں حسن کا حکم لگائے گے تو مراد ہوگا اسکی سند میں حسن ہے۔ اور وہ روایت متہم بالکذب نہیں نہ ہی شاذ ہے اور متعدد طرق ہیں۔

متن **(وزيادة راويهما [صحيح حسن] مقبولة ما لم تقع منافية لرواية من هو أوثق)**

ا۔ صحیح اور حسن کے راوی نے ایسی زیادتی کر دی جو اوثق نے نہیں کی تو دو احتمال ہیں

i. زیادتی اوثق کی روایت کے منافی نہ ہوگی یعنی اگر زیادتی قبول کرینگے تو اوثق کی روایت میں فرق نہیں آئے گا تو قبول کرینگے زیادتی۔ کیونکہ اس وقت وہ (زیادتی) اس مستقل حدیث کے حکم میں ہوگی جو ثقہ راوی منفرد بیان کرے۔

ii. زیادتی اگر اوثق کی روایت کے منافی ہو اور قبول کرنے سے رد اوثق لازم آتا ہے۔ تو ان کے درمیان ترجیح دی جائے گی راجح کو قبول کرینگے مرجوح کو رد

iii. بعض نے کہا ہے مطلقاً زیادتی قبول کریں گے ترجیح نہیں دی جائے گی

2. (هذه مسئلة عند الشوافع) بعض حضرات شوافع نے کہا ہے کہ زیادتی مطلقاً قبول کرینگے جبکہ امام شافعی کا موقف خود اسکے برعکس ہے۔

قول امام شافعی۔ آپ نے جس طرح راوی کے ضبط کو بیان کیا وہاں فرمایا ہیں اگر کوئی راوی کسی حافظ کے ساتھ شریک ہو تو وہ مخالفت نہ کرے اگر کرے تو وہ معتبر نہیں ہو اگر راوی کی حدیث حافظ سے کم ہے پھر تو اسکی حدیث درست ہے۔ اگر بڑھ جائے تو یہ بات شروای کی حدیث کو نقصان دے گی۔ لہذا بعض شوافع کا قول درست نہیں کیونکہ انکے امام ہمارے قاعدے کے مطابق قول کر رہے ہیں۔

متن **(فإن خولف بأرجح منه. فالراجح المحفوظ ومقابله الشاذ)**

ا۔ مخالفت کے اعتبار سے اقسام خبر 4 ہیں۔ محفوظ، شاذ، معروف، منکر

i. ثقہ مخالفت کرے اوثق کی تو راجح محفوظ ہوگی مرجوح شاذ۔ پہلی مقبول ہے دوسری مردود۔

ii. ضعیف مخالفت کرے ثقہ کی راجح معروف ہوگی مرجوح منکر ہوگی معروف قبول ہوگی منکر مردود۔

Scanned with CamScanner

2 منکر و شاذ کی نسبت۔ عموم خصوص من وجہ کی نسبت پائی جاتی ہے کیونکہ
مخالفت دونوں میں ہوتی ہے شاذ میں ثقہ کرتا ہے منکر میں ضعیف کرتا ہے۔

متن (الفرد النسبي وافقه غيره فهو المتابع)۔

1 فرد نسبی کو متصور کرنے کے بعد اگر کوئی راوی اسکی موافقت کرتا تو اس کو متابع
اور فرد نسبی والی کو متابَع اور درمیان والی نسبت کو متابعہ کہتے ہیں۔

2 متابع کا فائدہ۔ یہ ہوتا ہے کہ فرد نسبی (غریب) کو تقویت دیتی ہے۔

3 2 اقسام ہیں۔ متابعہ تامہ و قاصرہ (i) نفس راوی میں متابعت ہو تو تامہ ہوگی
(ii) راوی کے شیخ یا اس سے اوپر درجہ سند میں متابعت ہو تو قاصرہ۔

4 مثال (i) متابعہ تامہ۔ (الشهر تسع وعشرون فلا تصوموا حتى تروا الهلال ولا تفطروا
حتى تروه فان غم عليكم فاكملوا العدة ثلاثين) عن شافعی عن مالک سند ہے۔
امام شافعی کے علاوہ دیگر (فاکملوا العدة ثلاثين) ذکر نہیں کیا گیا امام مالک کے شاگردوں
سے مگر امام بخاری نے (عن عبداللہ عن مالک) سے اسی طرح متابعت لے کر آئے ہیں۔
(ii) قاصرہ۔ مذکورہ سند کے اوپر والے راوی تھے عبداللہ بن عمر لیکن
صحیح ابن خزیمہ کی سند میں محمد بن زید ہیں۔ یہ امام شافعی کے شیخ الشیخ ہیں۔

متن وان وجد متن يشبهه فهو الشاهد۔

1 ایسا متن حدیث جو دوسرے متن کے مشابہ ہو لفظاً و معنیً یا صرف معناً دونوں الگ
صحابہ سے مروی ہوں تو دوسرا شاہد ہوگا

2 مثال شاہد کا صرف یہ جو حدیث ذکر ہوئی۔ امام نسائی نے اسکو ابن عباس سے
بھی ذکر کیا ہے۔ مگر وہ امام شافعی نے ابن عمر سے ذکر کی تو ابن عباس والی شاہد ہیں

3 شاہد و متابع میں فرق (i) شاہد میں صحابی بدل جاتا ہے جبکہ متابع میں نہیں
(ii) بعض نے کہا ہے اگر لفظ مشابہ ہو متابع اگر معناً ہو تو شاہد۔

متن (واعلم ان تتبع الطرق لذلك هو الاعتبار)

1 بعض اوقات فرد حدیث میں جو امور سانید و اجزاء تلاش کیے جاتے ہیں

تاکہ یہ پتا چل جائے اس میں شاہد و متابع ہے یا نہیں اسکو اعتبار کہتے ہیں -

متن **ثم المقبول ینقسم** (معمول بہ و غیر معمول بہ) باعتبار سات اقسام ہیں -

س 1 وجہ حصر - مقبول معارضہ سے سالم ہوگی یا نہیں - سالم ہو تو محکم نہ ہو تو دو قول احادیث میں تطبیق ممکن ہو تو مختلف الحدیث - ممکن نہ ہو تو تاریخ کے ذریعے تقدم تاخر جانیں گے مقدم منسوخ ہوگی متأخر ناسخ تاریخ کے ذریعے نہ ملا تو دیگر قرائن و وجوہ ترجیح تلاش کرینگے جسکی ترجیح ملے گی وہ راجح جبکہ دوسری مرجوح ہوگی اگر قرائن سے بھی نہ ملے تو توقف کرینگے -

س 2 مختلف الحدیث کی مثال - (لا عدوی ولا طیرۃ) اور (فر من المجذوم فرارک من الاسد) ایک حدیث میں بیمار والے سے دور ہونے کا کہا دوسرے میں کہ متعدی نہیں ہوتی -

س 3 تطبیق i ابن صلاح نے فرمایا پہلی حدیث سے مراد ہے بیماری خود متعدی نہیں ہوتی جبکہ دوسری اس پر دال ہے کہ رب تعالیٰ امراض کو دوسرے میں پہنچا دیتا ہے وجہ جدا جدا ہے -
پس پہلی سے مراد فطری متعدی اور اس نفی ہے جبکہ دوسری کسی سبب سے متعدی ہونا بیان ہوا -
ii ابن حجر فرماتے ہیں یہ درست نہیں بلکہ اولی یہ ہے (لا عدوی) کو عام ہی رکھا جائے کیونکہ اس پر ایک اور حدیث شاہد ہے (حضور نے صحابی کو مخاطب کرکے فرمایا پہلے اونٹ کو بیماری کہاں سے لگی تھی) معلوم ہوا مرض متعدی نہیں ہوتی - پھر دوسری حدیث سے مراد ہوگی ذرائع کی روک تھام کرو اتفاقاً اگر کسی کو بیماری لگ گئی تو لوگوں کا عقیدہ الٹی یہ ایمان خراب ہو جائیگا

س 4 نسخ کیا ہے - ایک حکم شرعی کو دلیل کے ذریعے اٹھا دینا وہ دلیل دوسرے حکم کا موخر ہونے پر ہو۔

س 5 نسخ پہچاننے کے تین طریقے ہیں i نص وارد ہو جیسے زیارت قبور کا بار بار خود نبی کریم کی نسخ وارد ہوئی ii کوئی صحابی یقین سے تاخر کا حکم لگا دے جیسے حضرت جابر نے یقین سے حکم لگایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری کاموں میں سے تھا اس چیز کھانے سے وضو کا ترک کر دینا جسکو آگ نے چھوا ہو۔

ثانیاً تاریخ کے ذریعہ معلوم ہو جاتا ہے کہ کونسا حکم متاخر ہے۔

* اجماع سے نسخ نہیں ہوتا بلکہ اجماع ناسخ پر دلالت کرتا ہے جو اور متاخر اسلام صحابی متقدم کی مخالفت کرے تب بھی وہ روایت ناسخ نہ ہوگی۔

(بحث مقبول تمام شد)

قسم (قسم المردود)

1 مردود کے 2 سبب ہیں 1 سند میں کوئی راوی ساقط ہوگا ثانیاً یا راوی پر طعن ہوگا۔ طعن کی کئی صورتیں ہیں بعض کا تعلق ضبط راوی سے بعض کا تعلق عدالت سے ہے۔

2 سقوط راوی کے اعتبار سے 4 اقسام ہیں۔ وجہ حصر، (اما ان یکون السقط)

(1) سقوط ابتداء سے ہوگا معلق (2) آخر سے ہوگا مرسل ~~درمیان سے~~ (3) ایک سے زائد راوی مسلسل ساقط ہونگے معضل (4) الگ الگ جگہوں سے ہونگے منقطع

3 معلق و معضل کے درمیان نسبت۔ عموم خصوص من وجہ کی ہے کیونکہ سند کے شروع میں 2 راوی اکھٹے حذف ہوں تو دو (معلق معضل) جمع ہو جاتے ہیں

4 معلق کی تین صورتیں ہیں 1 پوری سند حذف کر کے کہا جائے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا 2 صحابی یا تابعی کے علاوہ تمام سند حذف ہو 3 راوی اپنے شیخ کو حذف کرے۔

5 معلق کو مردود میں کیوں ذکر کیا؟ اس میں جو راوی حذف ہوتا ہے ہم اس سے ناواقف ہوتے ہیں لہذا کذب کا احتمال ہو سکتا ہے۔ اگر دوسری سند آ جائے تو مقبول کا حکم ہوگا

6 تعدیل مبہم۔ اگر راوی کہے میں نے جسکو حذف کیا ہے وہ سب ثقہ ہیں یہ تعدیل مبہم ہے

معلق حکم = جمہور کے نزدیک اس صورت میں مقبول نہیں جب تک نام ذکر نہ کر دیا جائے کیونکہ ہو سکتا ہے جسکو وہ ثقہ سمجھ رہا ہے وہ ثقہ نہ ہو۔ ہاں راوی کی صحت کا التزام (بخاری وغیرہ) بالیقین ہو تو مقبول ہے۔

مرسل حکم 7 اگر راوی کی عادت ہے کہ وہ ثقہ کو ارسال کرتا ہے تو عند الجمہور توقف کرنا ہے۔ مالکی و کوفی کے نزدیک مطلق مقبول ہے عند الشافعی دوسری سند آ جائے تو مقبول ہے۔ عند الاحناف اگر راوی ثقہ اور غیر ثقہ دونوں سے ارسال کرتا ہے تو قبول نہیں۔

8 مرسل کو مردود میں ذکر کی وجہ۔ جو راوی ساقط ہے ہم اس کی کیفیت سے ناواقف ہیں۔

معلوم ۹ ف سقط کو دو طرح پہچان سکتے ہیں ۱ سقط واضح ہوگا تو ہر کوئی پہچان لے گا

۲ سقط خفی اسکو فن والے ماہر علماء ہی پہچان سکتے ہیں۔

اقسام ۱۰ ش سقط خفی کی ۲ اقسام ہیں ۱ خبر مدلس ۲ مرسل خفی

۱ خبر مدلس ۔ لغوی معنی ہے اندھیری کو روشنی میں ملا دینا (ملانا)۔ راوی اپنے وصل کا نام حذف کر کے اس سے اوپر والے شیخ کا ذکر کر دے اور حذف کا پتہ نہ چلنے دے

۱۱ ش حکم مدلس ۔ اگر راوی عادل ہے تو تب روایت کو قبول کیا جائے گا جب وہ تحدیث کی صراحت کر دے۔ کیونکہ جب مدلس نے اتصال کی صراحت کر دی تو ابہام دور ہو گیا۔

۱۲ ش مرسل خفی تعریف ۔ وہ خبر جسکو راوی ایسے معاصر سے بیان کرے جس سے اسکی ملاقات نہ ہوئی ہو اور انکے درمیان کوئی واسطہ ہو۔

فرق ۔ مدلس نے جس اوپر والے کو ذکر کیا ہے۔ مرسل خفی میں دونوں کا زمانہ ایک ہوتا ہے۔ جبکہ مدلس میں دونوں کا زمانہ ایک نہیں ہوتا ہے۔

متن ۱۳ (الطعن یکون للعشر) طعن راوی کے دس وجوہ ہیں پانچ کا تعلق عدالت سے ہے اور پانچ کا تعلق ضبط راوی سے ہے۔ ۱ کذب ۲ تہمت کذب ۳ فسق ۴ جہالت ۵ بدعت ۔ ۶ فحش غلطی ۷ کثرت غفلت ۸ وہم ۹ مخالفت ثقات ۱۰ سوء حفظ

ان سب کا تفصیل بیان و حکم ذکر ہوگا

متن **فالقسم الاول هو الموضوع** ۔ (کذاب کی روایت موضوع ہے)

۱ ش وضع حدیث کا حکم ظن غالب کے اعتبار سے لگایا جاتا ہے۔ کیونکہ بعض اوقات کذاب آدمی بھی سچ بول دیتا ہے۔ ہاں اگر کوئی خود ہی اقرار کرے تو یقینی وضع حدیث کا حکم ہوگا

۲ ش قرائن وضع ۲ ہیں ۱ معاملات راوی یا حالت راوی ۲ الفاظ حدیث نصوص کے خلاف ہوں

۳ ش اسباب وضع ۴ ہیں ۱ بے دینی ۲ غلبہ جہالت ۳ تعصب ۴ امراء کی خوشنودی حاصل کرنا

۴ ش واضع پر حکم ۔ وضع حدیث حرام بعض نے کفر کہا ہے۔ اسکو بیان کرنا بھی حرام ہے۔

متن **فالقسم الثانی هو المتروک** ۔ یعنی تہمت کاذب کی روایت متروک ہے۔

متن **والثالث المنکر وکذا الرابع والخامس** ۔ فاسق و جاہل و بدعتی کی روایت منکر ہے۔

Scanned with CamScanner

متن (ثم الوہم وهو القسم السادس)

معلل: اگر راوی کے وہم پر ایسے قرائن کے ذریعے اطلاع حاصل ہو جائے جو وہم پر دلالت کرتے ہوں۔ (یعنی جس میں راوی نے وہم کی وجہ سے تغیر و تبدل کر دیا ہے وہ خبر معلل ہوگی۔)

متن (المخالفة هو القسم السابع)

مخالفتِ ثقات کی چھ اقسام ہیں۔ ۱ مدرج الاسناد ۲ مدرج المتن ۳ خبر مقلوب ۴ خبر مزید فی متصل الاسانید ۵ مضطرب ۶ خبر مصحف

۱ مدرج الاسناد ۔ جس میں سیاقِ سند تبدیل ہونے کی وجہ سے ثقہ کی مخالفت ہو جائے۔

اس کی چار اقسام ہیں ۱ ایک حدیث کو محدثین کی بڑی جماعت مختلف اسناد سے روایت کرے لیکن بعض والا راوی سب کو جمع کر دیتا ہے ۲ دو متنوں کے حصے کو ایک سند میں جمع کر دینا ۳ دو مختلف متنوں کو ایک سند میں جمع کر دینا ۴ شیخ نے ایک سند بیان کی تو وقفے کے بعد دوسری بیان کی مگر بعض والا راوی دونوں کو ایک سمجھ لیتا ہے۔

۲ مدرج المتن ۔ جس حدیث کے متن میں کچھ کلام کا اضافہ کر دیا گیا ہو اصل متن اور اضافہ شدہ میں امتیاز باقی نہ رہا ہے۔

۱ بعض اوقات ادراج ابتداء میں بعض اوقات وسط میں اور آخر میں بھی ہوتا ہے

۲ متن کی علامات ہیں پہچان کی ۱ وہ قول نبی کریم سے محال ہو ۲ راوی خود صراحت کر دے ۳ اس کے مخالف کم حدیث متن آ جائے۔

۳ خبر مقلوب ۔ جس کے رواۃ کے ناموں میں یا متنِ حدیث میں تقدیم و تاخیر ہو جائے۔

۴ مزید فی متصل الاسناد ۔ جس کی سند متصل میں راوی نے وہم کی وجہ سے کسی واسطہ کا اضافہ کر دیا ہو۔

مزید کی ۲ شرائط ہیں ۱ محل اضافہ میں سماع کی صراحت موجود ہو ۲ قرینہ پایا جائے

۵ خبر مضطرب ۔ جس کی سند و متن میں تغیر کی وجہ سے ثقہ سے اختلاف ہو گیا اور دونوں روایتوں میں سے کسی کو ترجیح دینا ممکن نہ ہو۔

Scanned with CamScanner

6 خبرِ مصحف ۔ جسکی سند و متن کی صورت برقرار ہو مگر ایک حرف یا کئی حروف
کی تبدیلی سے ثقہ کی مخالفت ہو جائے ۔

متن (ثم الجہالۃ بالراوی ھی السبب الثامن) یعنی ۔ راوی کے مجہول ہونے کے 2 سبب ہیں ۔

1 سبب 1 راوی کی صفات بہت زیادہ ہوں ۔ مثلاً نام کنیت لقب صفت پیشہ نسب ۔

2 سبب 2 وہ راوی قلیل الحدیث ہو ۔ روایت حاصل کرنے کا سلسلہ بھی بہت کم ہو ۔

خبرِ مبہم ۔ راوی یا مروی عنہ کو اختصار کے پیشِ نظر حذف کر دے ۔

تعدیل مبہم ۔ راوی مروی عنہ کے نام کے بجائے اسکی صفت ذکر کر دے جو ثقہ پر دال ہو ۔

مجہول العین ۔ اس قلیل الحدیث راوی کو کہتے ہیں جسکے نام سے ایک ہی راوی واقف ہو

مستور وہ قلیل الحدیث راوی جسکا نام 2 سے زائد بار ہو ۔

متن (ثم البدعۃ ھی السبب التاسع) بدعت کی دو اقسام ہیں ۔ کفر و فسق

1 بدعت مکفرہ ۔ ایسا اعتقاد جس سے کفر لازم آتا ہو ۔ 2 بدعت مفسقہ ۔ جسکے اعتقاد
و عمل سے فسق و فجور لازم آتا ہو ۔

حکم 1 مکفرہ ۔ جمہور کے نزدیک اسکی روایت مردود ہے ۔ بعض نے کہا ہے اگر
جھوٹ گھڑنے کو حلال نہ سمجھتا ہو تو قبول کر لیں گے ۔

2 مفسقہ ۔ کے بارے مختلف اقوال ہیں ۔ بعض نے مطلق قبول کیا بعض نے
مطلق مردود لیکن جمہور کہتے ہیں اگر داعی الی البدعت نہ ہو تو قبول کر لیں گے

متن (ثم سوء الحفظ ھو سبب العاشر)

سوءِ الحفظ کی 2 اقسام ہیں ۔ لازم اور طاری

1 سوءِ حفظ لازم ۔ جو راوی کے ساتھ ہر حال میں باقی رہتا ہو ۔

2 سوءِ حفظ طاری ۔ عارضی کی وجہ سے لاحق ہوا ہو ۔ مثلاً طویل عمری کی وجہ سے

حکم ۔ طاری سے قبل والی احادیث کو مطلق قبول کیا جائے گا
اگر امتیاز نہ ہو سکے تو توقف کیا جائے گا یہاں تک کہ شاگردوں
وغیرہ سے پتہ چل جائے ۔ طاری سے قبل و بعد کا ۔

Scanned with CamScanner

خبر مرفوع

متن ۔ (ثم الاسناد ان ینتھی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اما تصریحا او حکما من قولہ وفعلہ وتقریرہ)

1 سند کے لحاظ خبر کی تین اقسام ہیں ۔ مرفوع ، موقوف ، مقطوع

2 مرفوع ۔ اگر روایت کی سند حضور علیہ السلام تک پہنچے صراحتاً یا حکماً مجرد یہ وہ آپ علیہ السلام کا قول ہو یا فعل ہو یا تقریر ہو وہ خبر مرفوع ہے ۔

3 اقسام ۔ تعریف سے مرفوع چھ اقسام ہوگئی ۔ مرفوع صریح قولی ، فعلی تقریری اور مرفوع حکمی قولی ، فعلی ، تقریری ۔

4 کا اقسام کی نمبروار امثلہ 1 قول صحابی (سمعت رسول اللہ کذا) (قال رسول اللہ) 2 (اوایت رسول اللہ فعل کذا) 3 (فعلت بحضرۃ النبی) 4 (قال رسول کذا)
لیکن جو بھی قسم کے یہ صحابی کے یہ کچھ شرائط ہیں 1 صحابی اسرائیلیات نہ لیتا ہو اجتہاد کا محل دخل نہ ہو اللغۃ لغت کا دخل نہ ہو الفاظ غریب کی تشریح سے تعلق نہ ہو ۔
5 صحابی اپنا ایسا فعل بیان کرے جس میں اجتہاد کا عمل دخل نہ ہو جیسے حضرت علی کی صلوۃ الکسوف کے بارے ایک رکعت میں 2 رکوع کی روایت 6 کوئی صحابی کسی فعل کے کرنے کی نسبت زمانہ نبی کی طرف کرے ۔ قال جابر (کنا نعزل والقرآن ینزل)

5 صریح کی جگہ اگر الفاظ کنایہ ہو تو کیا حکم ہوگا ۔ مثلاً 2 ، 6 چھ امثلہ سے سمجھا

1 جیسے 2 نبی کریم کی طرف جو الفاظ سے نسبت ہوتی ہے ایسے کنایہ سے بھی ہوتی ہے یہ حکماً مرفوع ہوگی جیسے تابعی کہے (قال الصحابی کذا)

2 صحابی کی ذکر کرے قائل حضور کو حذف کردے ابن سیرین کا قول (عن ابوھریرۃ قال تقاتلون قوما)

3 صحابی کا قول (من السنۃ کذا) اعتراض ۔ سنت سے مراد صحابی کی اور صحابی یا خلیفہ کی سنت لے سکتا ہے ۔ جیسے سنت العمرین ہلذا اب (من السنۃ کذا) مرفوع حکمی کے درجے میں نہیں
جواب ۔ صحابہ سنت سے مراد سنت کا مطلب لیتے تھے ۔ وہ نبی کریم کا ہی قول لیتے ۔ جیسے ابن عمر نے حجاج سے کہا اگر پیروی سنت چاہتے ہو تو نماز کے لیے جلدی نکلو ۔ سالم سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا قال رسول اللہ

4 (امرنا بکذا) (نھینا بکذ) (5) (کنا نفعل بکذا)

6 (طاعۃ اللہ و رسولہ ۔)

Scanned with CamScanner

(خبر موقوف)

(متن) (او غایة الاسناد الی الصحابی کذلک) درجہ کیطرح اسکی بھی چار اقسام ہونگی

1. تعریف صحابی۔ (وہ ذات جس نے حالت ایمان میں نبی کریم سے ملاقات کی ہو اور اسی حالت پر وفات ہوئی ہو۔ چاہے درمیان میں ارتداد پیش آیا ہو۔)

2. ملاقات کا مفہوم عام ہے۔ خواہ دیکھ کر، چل کر، بیٹھ کر، اگر دور سے کو دیکھا ہو، بالواسطہ یا بلاواسطہ۔ گفتگو کرنا ضروری نہیں نہ ہی دیکھنا ورنہ جو نابینا تھے وہ صحابی نہیں ہونگے

3. فوائد قیودات۔ (من لقی) درجہ جنس ہے۔ ملاقات والے تمام شامل ہونگے (مؤمنا) فصل اول ہے۔ کافر خارج ہوگئے (بہ) فصل دوم وہ آدمی خارج ہونگے جنکا ملاقات کے وقت ایمان کسی اور نبی پر تھا (مات علی الاسلام) تیسری فصل ہے۔ وفات حالت مرتد والے نکل گئے جیسے ہو۔ [illegible]

فیبر مقطوع موقوف

(او غایة الاسناد الی التابعی)

1. تابعی: وہ شخص جس نے ایمان کی حالت میں صحابی سے ملاقات کی ہو اور خاتمہ بھی ایمان پر ہوا۔

2. مخضرمین: یہ وہ طبقہ ہے جنہوں نے زمانہ جاہلیت و اسلام کو پایا ہو اسلام قبول بھی کیا ہو مگر نبی کریم کی صحبت سے محروم رہے ہوں۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے اصح قول یہ ہے کبار تابعی ہیں۔ جیسے علامہ ابن عبد البر

(یہاں تقریباً 80 فیصد نصاب ہوگا آگے تعریفات و اہم چیزیں ذکر ہونگی)

مسند - وہ حدیث جو کسی صحابی نے مرفوعاً بیان کی ہو اور ایسی سند کے ساتھ جو بظاہر متصل ہو (ھذا حدیث مسندا) یہ قول مرفوع کے درجہ میں ہوگا

- **سند کے عالی ہونے کے لحاظ سے** حدیث کی 2 اقسام 1 علو مطلق 2 علو نسبی

1. علو مطلق - راوی سے لیکر نبی کریم تک سند کے وسائط کی تعداد کم ہو تو اسکو علو مطلق کہتے ہیں

2. اگر راوی سے لیکر کسی خاص حافظ، فقیہ یا امام حدیث تک سند کے وسائط کی تعداد کم ہو تو علو نسبی کہلاتا ہے۔ جیسے امام مالک تک

- **علو مطلق کی چار اقسام** موافقت، بدل، مساوات، مصافحہ

1. موافقت۔ کوئی راوی کسی شیخ تک اسکے مسلسل سند کے علاوہ سے پہنچ جائے

Scanned with CamScanner

2. بدل = کوئی راوی کسی مصنف اور اسکے شیخ کے سلسلہ سند کے علاوہ دوسرے سلسلہ سند سے اس مصنف کے شیخ الشیخ تک پہنچ جاتا ہے

3. مساوات = ہم سے لیکر حضور علیہ السلام تک کسی حدیث کی سند کی تعداد ہو کسی دوسری مصنف اور حضور تک کی تعداد کے

4. مصافحہ - کسی مصنف کے شاگرد اور ہمارے درمیان رجال سند کی تعداد برابر ہو جائے -

باعتبار روایت اقسام خبر - تین ہیں -

1. روایۃ الاقران 2. روایۃ المدبج 3. روایۃ اکابر عن اصاغر

1. راوی اور مروی عنہ روایت حدیث میں متعلقہ امور میں سے کسی ایک امر میں متفق ہو جاتے ہے - مثلاً دونوں ہم عمر ہوں استاد و شاگرد

2. ہر ایک ساتھی دوسرے ساتھی سے روایت کرے - مثلاً صحابی صحابی سے روایت کرے

3. بڑا چھوٹے سے روایت کرے - خواہ بڑا عمر میں ہو یا علم میں

سابق و لاحق -

~~سابق~~ - اگر دو راوی ایک استاد سے روایت کرنے میں شریک ہوں ان میں سے کوئی پہلے وفات پا جائے دوسرا بعد میں پہلے کو سابق ثانی لاحق ہوگا

انکار شیخ -

اگر صریح انکار کیا تو شاگرد کی روایات مردود ہو نگی اگر احتمالاً انکار کیا (کہا مجھے یاد نہیں، میں واقف نہیں) شیخ کو بھول جانے کے احتمال کی وجہ سے روایات قبول ہو نگی

مسلسل -

وہ حدیث جسکو تمام راوی ایک طرز، ایک ہی لفظ سے روایت کریں یعنی بیان کرتے وقت سب کی حالت مثلاً قولیہ ایک ہو -

Scanned with CamScanner